اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ | ٹیلیفون نمبر ۹۱

تار کا پتہ الفضل قادیان | قیمت ایک آنہ

[illegible]

جلد ۲۷	مورخہ ۵ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء	نمبر ۲۴۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

ــــ قادیان ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۹ء ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے ؛

ــــ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اچھی ہے ۔ الحمد للہ ؛

ــــ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے درد نقرس میں نسبتاً تخفیف ہے ؛

ــــ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مولوی فاضل ۔ بی اے ۔ و صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ حیدر آباد دکن سے آج واپس تشریف لے آئی ہیں ۔ بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی بھی آگئے ہیں ؛

ــــ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ۔ اور چوھدری برکت علی صاحب جو اضلاع ہوشیارپور و جالندھر میں اور جناب سید زین العابدین صاحب ناظر امور عامہ جو سیالکوٹ میں ٹیریٹوریل فورس کی بھرتی کے سلسلہ میں گئے تھے ۔ واپس آگئے ہیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مذہبی تنازعات کے فیصلہ کا طریق

" تمام مذہبی مقدمات میں یہی ایک قانون قدیم سے چلا آیا ہے ۔ کہ جب کسی بات میں دو فریق تنازع کرتے ہیں ۔ تو اول منقولات کے ذریعہ سے اپنے تنازع کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں اور جب منقولات سے وہ فیصلہ نہیں ہو سکتا ۔ تو معقولات کی طرف توجہ کرتے ہیں ۔ اور عقلی دلائل سے تصفیہ کرنا چاہتے ہیں ۔ اور جب کوئی مقدمہ عقلی دلائل سے بھی طے ہونے میں نہیں آتا ۔ تو آسمانی فیصلہ کے خواہاں ہوتے ہیں اور آسمانی نشانوں کو اپنا حکم ٹھہرا لیتے ہیں "

(تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۴)

دینِ اسلام کے دو بڑے مقاصد

" اسلامی تعلیم کی رو سے دین اسلام کے حصے دو ہیں ۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں ۔ کہ یہ تعلیم دو بڑے مقاصد پر مشتمل ہے ۔ اول ایک خدا کو جاننا ۔ جیسا کہ وہ فی الواقعہ موجود ہے ۔ اور اس سے محبت کرنا اور اس کی سچی اطاعت میں اپنے وجود کو لگانا ۔ جیسا کہ شرط اطاعت و محبت ہے ۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی میں اپنے تمام قویٰ کو خرچ کرنا ۔ اور بادشاہ سے لے کر ادنیٰ تک جو احسان کرنے والا ہو ۔ شکر گزاری اور احسان کے ساتھ معاملہ کرنا "

(صفحہ ۲۵)

روحانی امور کیلئے صراطِ مستقیم کی تلاش کی ضرورت

" جاننا چاہیئے ۔ کہ اس دنیا میں جو دار الاسباب ہے ہر ایک معلول کے لئے ایک علت ہے ۔ اور ہر ایک حرکت کے لئے ایک محرک ہے ۔ اور ہر ایک علم حاصل کرنے کے لئے ایک راہ ہے جس کو صراطِ مستقیم کہتے ہیں دنیا میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں ۔ جو بغیر پابندی ان قواعد کے مل سکے ۔ جو قدرت نے ابتدار سے اس کے لئے مقرر کر رکھے ہیں ۔ قانون قدرت بتلا رہا ہے ۔ کہ ہر ایک چیز کے حصول کے لئے ایک صراطِ مستقیم ہے ۔ اور اس کا حصول اسی پر قدرتاً موقوف ہے ۔ مثلاً اگر ہم ایک اندھیری کوٹھڑی بیٹھے ہوں ۔ اور آفتاب کی روشنی کی ضرورت ہو ۔ تو ہمارے لئے یہ صراطِ مستقیم ہے ۔ کہ ہم اس کھڑکی کو کھول دیں ۔ جو آفتاب کی طرف ہے ۔ تب یک دفعہ آفتاب کی روشنی اندر آکر ہمیں منور کر دے گی ؛ سو ظاہر ہے ۔ کہ اسی طرح خدا کے سچے ۔ اور واقعی فیوض پانے کے لئے بھی کوئی کھڑکی ۔ اور پاک روحانیت کے حاصل کرنے کے لئے کوئی خاص طریق ہوگا ۔ اور وہ یہ ہے ۔ کہ روحانی امور کے لئے صراطِ مستقیم کی تلاش کریں ۔ جیسا کہ ہم اپنی زندگی کے تمام امور میں اپنی کامیابیوں کے لئے صراطِ مستقیم کی تلاش کرتے رہتے ہیں ۔ مگر کیا وہ یہ طریق ہے ۔ کہ ہم صرف اپنی ہی عقل کے زور سے اور اپنی ہی خود تراشیدہ باتوں سے خدا کے وصال کو ڈھونڈیں ۔ کیا محض

خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی کی تقریب سعید پر

روزنامہ الفضل کا

سلور جوبلی نمبر

دسمبر ۱۹۳۹ء میں

شائع ہوگا

جس میں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شعراء کا کلام

بزرگان و علمائے سلسلہ کے قیمتی مضامین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ، حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور بعض دیگر فوٹو

ہوگا

مخلصین جماعت احمدیہ کو ابھی سے اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کے لئے کوشش کر دینی چاہیئے۔ ہر جماعت کے کارکنوں کو نہ صرف اپنی جماعت کے مردوں۔ عورتوں اور بچوں کی تعداد کے مطابق بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ پرچوں کی خریداری کا انتظام کرنا چاہیئے۔ تاکہ نہ صرف ہر احمدی اس پرچہ سے مستفید ہو بلکہ دوسروں کو بھی بطور تحفہ دیا جاسکے

اشتہار دینے والے اصحاب ابھی سے اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کروالیں۔ کیونکہ اشتہارات کے لئے بہت تھوڑے صفحات ہوں گے ؛

مینجر الفضل قادیان

قادیان میں رہائش رکھنے والوں کیلئے خوشخبری

صدر انجمن احمدیہ نے اپنا ایک پختہ مکان واقعہ محلہ دارالفضل قادیان فروخت کر دینے کا فیصلہ کیا ہے خریداران کی آگاہی کے لئے تفصیلات درج ذیل ہیں۔

محلہ دارالفضل قادیان میں ایک پختہ دو منزلہ مکان جو قریباً ۱۰ مرلہ کے رقبہ میں ہے۔ نچلی منزل میں دو رہائشی کمرے ایک بیٹھک۔ ایک دوکان۔ باورچی خانہ و برآمدہ ہائے و سیڑھی و ½ حصہ چاہ آبنوشی ہے۔

منزل بالائی میں ایک چوبارہ باورچی خانہ وصحن سفید و نلکہ آب نوشی ہے اس مکان میں ہوا پانی اور بجلی کا خاطر خواہ انتظام ہے۔ یہ مکان آبادی کے اندر محفوظ جگہ پر اور سالانہ جلسہ گاہ کے قریب واقع ہے۔ دو خاندان اس میں رہائش رکھ سکتے ہیں۔ تجارتی اغراض کو مدنظر رکھتے ہوئے ۹-۱۰ روپے کرایہ بھی مل سکتا ہے۔ اس قسم کا مکان اگر بنوایا جائے تو اڑھائی تین ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے

ضرورت مند اصحاب فوراً اطلاع دیں۔ صیغہ جائیداد کو چونکہ روپے کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے یہ مکان نقد قیمت ادا کرنے کی صورت میں مبلغ -/۱۰۰۰ روپے میں فروخت کر دیا جائے گا۔ رجسٹری کرانے کی صورت میں خرچ رجسٹری بذمہ خریدار ہوگا۔

ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

پرانے گرم کوٹ و کمبل

ہر سال ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ ہمارا مال کھپت ہوتا ہے۔ ہمارے مستقل خریدار ہر سال نفع سے مالا مال ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہم بہترین کوالٹی کا مال کم سے کم نرخوں پر سپلائی کرنے کی گارنٹی کرتے ہیں۔ ہر قسم کے کوٹ واسکٹ چیسٹر اور کمبل جو دوسری جگہ ہمارے نرخوں سے ڈبل قیمت پر بھی نہیں مل سکتے آج ہی ۴۰-۱۹۳۹ء نرخنامہ منگوا کر آزمائشی آرڈر دیدیں ؛

مینجر رمیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محافظ اٹھراگولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں حضور کے حکم سے یہ دوا خانہ ۱۹۱۰ء سے جاتا ہے۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائے گا۔ عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز۔ دواخانہ رحمانی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

80

یورپ میں ہلاکت آفرین جنگ !

انگلستان کی خبریں

لنڈن ۱۶ - اکتوبر ہفتہ کی رات کو جرمنی پر دو گھنٹہ تک برطانوی ہوائی جہاز پرواز کرتے رہے جس کے بارہ میں جرمنی نے متضاد اعلانات جاری کئے ہیں۔

سکاٹ لینڈ پر جرمن ہوائی جہازوں کے حملہ کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی کے تین ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔ اس سے قبل جرمن ہوائی جہازوں نے برطانیہ کے صنعت طیارہ سازی کے مرکز پر بھی ناکام حملہ کیا تھا۔

دشمن کی جاسوسی کرنے کا جن لوگوں پر شبہ ہے۔ سکاٹ لینڈ یارڈ سرگرمی سے ان کی تلاش کر رہا ہے۔ اسوقت تک چھ ہزار اشخاص جن میں بعض عورتیں بھی ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں گرفتار ہو چکے ہیں۔

جرمنی کی طرف سے یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ پولش افواج نے برطانیہ سے زہریلی گیس حاصل کر کے جرمنوں کے خلاف استعمال کی تھی۔ برطانیہ کے دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ الزام بالکل غلط ہے۔

سٹاک ہالم ۱۶ - اکتوبر مغربی محاذ پر اس وقت تک جنگ شروع نہ کرنے کی یہ وجہ ہے کہ ہٹلر پہلے برطانیہ کی سمندری طاقت کو آبدوزوں کے ذریعہ تباہ کرنا چاہتا ہے۔ "رائل اوک" کی غرقابی کی اطلاع برلن میں بڑی مسرت سے سنی گئی۔

وزارت اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ رائل ایئر فورس کے طیاروں نے شمالی اور وسطی جرمنی پر کامیاب پرواز کی۔

وزارت اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ مال کے جو جہاز برطانیہ سے جاتے ہیں۔ یا باہر سے یہاں آتے ہیں۔ برطانیہ کے ہوائی جہاز ساحل سے سینکڑوں میل تک ان کی حفاظت کے لئے جاتے ہیں۔ اگر کوئی آبدوز ان کو نظر آ جائے۔ تو اس پر بم باری کرتے ہیں۔ اور پھر ان کی اطلاع پر جنگی جہاز بھی پہنچ کر ان کی امداد میں لگ جاتے ہیں۔

جرمنی کی خبریں

برلن ۱۶ - اکتوبر کل رات برلن پر جو ہوائی حملہ ہوا تھا۔ اس کے متعلق ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ ایک جرمن جہاز راستہ بھول کر برلن کے ممنوعہ علاقہ میں داخل ہو گیا تھا۔ جسے جرمن طیارہ شکن توپوں نے گولی مار کر نیچے گرا لیا۔ اور چونکہ بادلوں کی وجہ سے جہاز کی شناخت نہ ہو سکتی تھی۔ اس لئے گولی مارنا ضروری تھا۔ تاہم ہوا باز چھتری کے ذریعہ کود کر بچ نکلا۔

لنڈن ۱۶ - اکتوبر پولینڈ کے جس علاقہ پر جرمنی نے قبضہ کیا ہے۔ وہاں تیس لاکھ یہودی آباد ہیں یہ تعداد اس تعداد سے زیادہ ہے۔ جو ستمبر ۱۹۳۹ء سے پہلے سارے جرمنی میں تھی۔ اخبار ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ لواؤ سے آنے والے ایک مسافر نے بیان کیا کہ پادریوں کی ایک خاص تعداد کو موت کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے۔ اور ان کی لاشیں دیہات میں درختوں پر لٹکتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

نیویارک ۱۶ - اکتوبر امریکہ کے مشہور سیاسی مبصر مارس لنڈر نے لکھا ہے۔ کہ روس اور جرمنی میں عنقریب جنگ چھڑ جائے گی۔ نیز یہ کہ روس اور فن لینڈ میں پر امن سمجھوتہ ہو جائے گا۔

پیرس ۱۶ - اکتوبر فرانس کے ماہرین جنگ کا خیال ہے۔ کہ ہٹلر سار کے محاذ پر سب سے قبل حملہ کرے گا۔ جہاں اس نے کثیر تعداد میں فوجیں جمع کر رکھی ہیں۔ رائن کے محاذ پر حملہ کرنا سخت مشکل ہے۔ کیونکہ پانی کا بہاؤ بہت تیز ہے۔ فرانسیسیوں نے اس کے پلوں کو اڑا دیا ہوا ہے۔ لکسمبرگ کے علاقہ میں جنگل اور پہاڑ زیادہ ہیں۔ اس لئے وہاں بھی حملہ مشکل ہے۔ کیونکہ اس راہ سے ٹینک نہیں گذر سکتے۔

ٹیلین ۱۶ - اکتوبر استھونیا سے جرمن باشندوں کو نکالنے کے متعلق تمام امور میں دونو کا سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اور اس سوال میں جو الجھنیں تھیں۔ وہ سب دور ہو گئی ہیں۔

پیرس ۱۶ - اکتوبر گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں جرمن فوجیں حملہ کی زبردست تیاریاں کر رہی ہیں۔ خیال ہے کہ وہ بہت جلد حملہ کریں گی۔ رات بھر بھاری ٹینکوں کے چلنے کی آوازیں آتی رہیں۔ فرانسیسی طیاروں نے رائن اور موزیل کے درمیان پرواز کی۔ اسوقت جرمنی کی نو لاکھ فوج کیل کانٹے سے لیس مغربی محاذ پر کھڑی ہے۔

لنڈن ۱۶ - اکتوبر برلن کے ریڈیو سٹیشن سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ پولینڈ کے متعلق کوئی خبر براڈ کاسٹ نہیں کی جائے گی۔ گو بعض پولش دستے ابھی تک مقابلہ کر رہے ہیں۔

جرمن طیاروں نے سکاٹ لینڈ پر حملہ کیا۔ رائل ایر فورس کے جہازوں نے ان کا مقابلہ کیا۔ اور انہیں سخت نقصان پہنچایا اڈنبرا کے نواح سے ان پر شدید گولہ باری کی گئی۔ تعاقب کرنے والے طیارے ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔

ڈاکٹروں کی قلت کی وجہ سے جو طالب علم کالجوں کے آخری سال میں تھے۔ انہیں پریکٹس کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے مشہور ہے کہ جرمنی سے نکالے ہوئے یہودی ڈاکٹروں کو جس طرح بھی ہو سکے واپس لایا جائے۔

فرانس کی خبریں

پیرس ۱۶ - اکتوبر - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ موزیل اور سار کے درمیان جرمن لائنوں کے نزدیک زبردست سرگرمیاں جاری ہیں۔ اور گشت کرنے والے دستوں میں لڑائیاں ہو رہی ہیں۔

ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ فضا میں دھند بہت زیادہ ہے لگا ہے گا ہے بارش بھی ہو جاتی ہے۔ اس لئے تمام دن محاذ پر کوئی خاص سرگرمی نظر نہیں آئی۔

برطانوی افواج کو فرانس پہنچانے میں فرانس کے جہازوں نے بہت مدد دی ہے جن جہازوں میں فوجی سوار ہوتے تھے۔ انہیں فرانس کے جنگی جہاز اپنی نگرانی میں ساحل پر پہنچاتے۔ فرانس کی آبدوزیں تارپیڈو کشتیاں اور ہوائی جہاز تمام نگرانی پر مقرر ہوتے تھے۔

بارش کی وجہ سے مغربی محاذ کے تمام رستے کیچڑ سے اٹے پڑے ہیں۔ اس لئے دونو کی سرگرمیاں ماند ہیں۔ ممکن ہے۔ جرمن فوجیں موسم بہار تک حملہ نہ کریں۔ اتحادی فوجیں مضبوطی سے قائم ہیں۔ اسوقت اگر جرمنی نے کوئی بڑا حملہ کیا۔ تو لاکھوں جرمن مارے جائیں گے۔

روس کی خبریں

لنڈن ۱۶ - اکتوبر پولینڈ کے اس علاقہ سے جہاں روس نے قبضہ کر لیا ہے آمدہ خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ بالشوزم نہایت تیزی سے پھیلایا جا رہا ہے۔ اور پولش باشندوں پر سخت مظالم کئے جا رہے ہیں۔ لورڈ کے گرد و نواح میں ان سرمایہ داروں کو جو بھاگ نہیں سکے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ ان کی زمینیں اور جائیدادیں چھینی جا رہی ہیں۔ کئی گرجوں کو جلا دیا اور پادریوں کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا ہے۔ جاگیردار پولوں کے مکانوں کو لوٹ لیا گیا ہے۔ اور ان کی عظیم الشان عمارتوں میں گورنمنٹ کے دفاتر یا سرخ فوج کی بارکیں بنا دی گئی ہیں۔ کئی پولش امراء اور رئیسوں کا پتہ نہیں لگتا کہ انہیں کہاں لے جایا گیا ہے

ماسکو ۱۶ - اکتوبر روسی فوجوں کا پہلا دستہ استھونیا کی بندرگاہ پالڈسکی پر پہنچ گیا ہے۔ اس کے ساتھ ایک جنگی جہاز بھی ہے۔

انقرہ ۱۶ - اکتوبر ایک ترکی اخبار نے روس کی حکمت عملی کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے۔ کہ روس ہٹلر کی خاطر برطانیہ یا فرانس سے لڑے گا۔ تو وہ غلطی پر ہے۔ روس اس جنگ میں قطعی طور پر غیر جانبدار رہے گا۔ روس اور ترکی کے مابین جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس میں اس بات کو صاف کر دیا گیا ہے۔ کہ روس جرمنی کو کسی قسم کی مدد نہیں دے گا۔

استنبول - روسی کارخانوں سے سامان حرب کی چوتھی قسط بہت جلد استنبول پہنچنے والی ہے۔ یہ قسط کارتوسوں کے ۵۰ ہزار صندوق رائفلوں اور ٹینکوں پر مشتمل ہو گی۔

ہندوستان کی خبریں

دہلی ۱۵ اکتوبر۔ معلوم ہُوا ہے کہ اس ہفتہ وائسرائے کے ساتھ ہندوستانی لیڈروں کی ملاقاتوں کا سلسلہ ختم ہو جائیگا حکومت برطانیہ کی طرف سے جو اعلان ہو گا۔ اس کا خاکہ وائسرائے نے تیار کر لیا ہے۔ اور یہ اس ہفتہ کے آخر یا آئندہ ہفتہ کے شروع میں شائع کر دیا جائے گا۔

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب جو امپیریل وار کونسل میں ہندوستان کی نمائندگی کے لئے جا رہے ہیں۔ آئندہ ہفتہ آنریبل سر عبدالقادر کو اپنے عہدہ کا چارج دیں گے۔

لاہور۔ ۱۶ اکتوبر۔ گورنر پنجاب نے ایک اعلان کے ذریعہ پنجاب کی آٹھ فیکٹریوں کو فیکٹریز ایکٹ کی اوور ٹائم والی دفعات سے مستثنےٰ قرار دیا ہے۔ اب ان میں بہت زیادہ وقت کام ہو سکے گا۔ ان میں فیروزپور آرسنل آرڈی ننس ڈپو چک لالہ وغیرہ سرکاری فیکٹریوں کے علاوہ گنیش فلور ملز لائل پور بھی ہے۔

الہ آباد۔ ۱۶ اکتوبر۔ مشہور انگریز تاریخ دان مسٹر تھامپسن آج اچانک یہاں پہنچ گئے۔ آپ نے سر سپرو اور پنڈت نہرو سے ملاقات کی۔ آپ نے کہا کہ میں اس ملک کے معاشی اور تمدنی حالات کے معائنہ کے لئے آیا ہوں۔ سٹنر بورڈ نے آتے وقت مجھ سے مسٹر چیمبرلین کی تقریر کی ایک کاپی چھین لی۔ جو اس کے خیال میں قابل اعتراض تھی۔

لکھنؤ۔ ۱۶ اکتوبر۔ حکومت نے فسادات میرٹھ اور واقعہ بلند شہر کی تحقیقات کے لئے ایک جوڈیشنل کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جس میں دو آئی سی ایس اور ایک سشن جج شامل ہے۔

متفرق خبریں

چنگ کنگ۔ ۱۶ اکتوبر۔ چینیوں نے ننگ ہائی سے ۱۲ میل جنوب مغرب کی طرف ہانکو کی بندرگاہ پر زبردست جنگ کے بعد قبضہ کر لیا ہے۔ شہر کی سڑکوں پر دست بدست لڑائی ہوئی جس میں سینکڑوں جاپانی موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ چینی طیاروں نے جاپان کے ہوائی اڈے پر بھی زبردست بمباری کی۔ اور متعدد ہوائی جہاز تباہ کر دیئے۔ جاپان کا ذخیرہ بارود بھی اڑا دیا گیا۔ جاپانیوں نے بھی اس بیان کو درست تسلیم کر لیا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ اس حملہ میں روسیوں کا ہاتھ ہے

دہلی۔ ۱۶ اکتوبر۔ مدراس کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ بعض اخبارات نے شائع کیا ہے۔ کہ دہلی کے سٹیشن پر مجھے وائسرائے کی طرف سے گاندھی جی کو پہنچانے کے لئے ایک بند لفافہ دیا گیا۔ اور یہ کہ میں وائسرائے کی طرف سے کچھ تجاویز لے کر وار دھا گیا تھا۔ یہ خبر بالکل غلط ہے۔

دہلی۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے صدر ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے آج مسٹر جناح سے ان کی قیام گاہ پر ملاقات کی۔ اور فرقہ وارانہ صورت حالات کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔

جنوبی افریقہ میں نازی پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔ اس جھوٹ اور دجل سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے سرکردہ اصحاب نے ڈیڑھ لاکھ پونڈ سے ایک فنڈ قائم کیا ہے

سٹاک ہالم۔ ۱۶ اکتوبر۔ سویڈن کے بادشاہ کی طرف سے ایک اعلان کے ذریعہ اس ملک میں غیر ملکی باشندوں پر بعض پابندیاں لگا دی گئی ہیں۔ حکام کو اختیار دیا گیا ہے کہ انہیں ریلوے حدود۔ بندرگاہوں۔ فیکٹریوں وغیرہ میں داخل ہونے۔ فوٹو لینے اور کچھ نوٹ کرنے سے روک دیں۔ نیز اگر چاہیں تو ان پر موٹر لاریوں۔ بسوں اور ٹرانسپورٹ کے دوسرے ذرائع کا استعمال ممنوع قرار دے دیں ان احکام کی خلاف ورزی پر بھاری جرمانوں اور قید کی سزائیں دی جائیں گی

اور ملک سے نکال دیا جائے گا

بخارسٹ:۔ ۱۶ اکتوبر۔ رومانیہ اور ہنگری کے مابین حال میں جو کچھ سمجھوتہ ہُوا ہے۔ اس کے مطابق رومانیہ نے ہنگرین سرحد سے اپنی فوجیں ہٹا لی ہیں۔ اور روسی سرحد پر بھیج دی ہیں۔

لکھنؤ ۱۶ اکتوبر۔ آج مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کی مجوزہ شیعہ سنی کانفرنس کا اجلاس ہُوا۔ ابھی تک کوئی سمجھوتہ نہیں ہُوا مگر بات چیت خوشگوار رنگ میں جاری ہے۔

کراچی ۱۶ اکتوبر۔ چونکہ منزل گاہ کی واپسی کے لئے حکومت سے گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس لئے ستیہ اگرہ تین دن کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ مسلم وزراء اور ممبران اسمبلی کی دوکانوں پر پکٹنگ بھی فی الحال روک دیا گیا ہے

راولپنڈی۔ ۱۶ اکتوبر۔ احراری لیڈر عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری پر اس مقدمہ کے بعد گجرات میں ایک اور مقدمہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت چلایا جانے والا ہے۔ جس کے لئے وہاں سے وارنٹ آ چکے ہیں۔

سڈنی۔ ۱۶ اکتوبر۔ آسٹریلیا کے وزیر ترقیات نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ حکومت عنقریب برٹش ایمپائر کا اسلحہ خانہ بن جائے گا۔ اور اس سلسلہ میں اپنی تمام ضروریات کو خود پورا کرے گا۔ اس سال کے آخر تک آسٹریلیا میں اسلحہ سازی کے ۱۲ کارخانے کھل جائیں گے۔ اور تین ہفتہ بعد یہاں ایک ہوائی دستہ منظم کیا جائے گا

ہیلسنکی ۱۶ اکتوبر۔ فن لینڈ میں فوجی تیاریاں زور شور سے شروع ہیں۔ اب اس کی مسلح افواج کی تعداد پانچ لاکھ تک پہنچ جائے گی۔

روم ۱۶ اکتوبر۔ آج مسولینی نے وزیر جنگ سے ملاقات کی۔ مقصد یہ ہے کہ اٹلی کی پیادہ فوج میں اضافہ کیا جائے۔

دہلی ۱۶ اکتوبر۔ مسٹر جناح سے علامہ مشرقی گذشتہ دو روز سے ملاقاتیں کر کے یو۔ پی کے مسائل پر گفت و شنید کر رہے ہیں۔ آپ کے پاس یو۔ پی گورنمنٹ کے بہت سے کاغذات بھی ہیں۔ مسٹر جناح نے ڈاکٹر سر ضیاء الدین اور سر عبداللہ ہارون کے ساتھ خاکسار کیمپ کا معائنہ بھی کیا۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ ناروے کا ایک اور جہاز بحری سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ تین جہاز ران ہلاک ہوگئے

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

کلاس ۲۔ گریڈ I میں بشاہرہ ۲۰۰۔ ۱۰/۲۔ ۱۰۰ میٹروں کے اسسٹنٹ چارج مینوں کی آسامی کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں درخواست کنندہ کی عمر ۸ دسمبر ۱۹۳۹ء کو ۲۲ سال سے کم اور ۳۲ سال سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر ۲۰ نومبر ۱۹۳۹ء تک وصول کی جائے گی انتخاب کے واسطے حاضر ہونے والے امیدوار کیلئے لازم ہو گا کہ وہ (الف) لکھ پڑھ سکتا ہو۔ اور بجلی کے اصول کو اتنا جانتا ہو کہ کام اچھی طرح کر سکے (ب) ہر قسم کے میٹروں، ٹائم ریکارڈنگ مشینوں گھڑیوں کی قسم کی مشینری اور اوزاروں کی مرمت اور بنانے کو اچھی طرح سمجھتا ہو (ج) میٹروں کے فالتو حصص ہاتھ سے یا واچ اینڈ سائنٹیفک انسٹرومنٹ مینوفیکچرنگ مشینوں کے ذریعہ بنا سکتا ہو۔ نیز درخواست کنندہ کے پاس اس امر کی اسناد ہونی چاہئیں۔ کہ کم از کم اسے پانچ سال کا میٹروں کی مرمت کا عملی تجربہ ہے۔ ضروری قابلیت کے حامل مسلمانوں کو ترجیح دی جائے گی۔ جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کو جوابی لفافہ جس پر ٹکٹ چسپاں ہوں۔ بھیج کر مکمل تفصیلات حاصل کی جا سکتی ہیں لفافہ پر امیدوار کا نام و پتہ ہونا چاہیئے۔ اور اس کے اوپر بائیں کونہ کے قریب یہ لکھا ہُوا ہو۔ "میٹروں کے اسسٹنٹ چارج مین کی اسامی"

جنرل منیجر لاہور

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام قادیان میں چھپا یا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی

یوم سیرت پیشوایان مذاہب کی تاریخ میں تبدیلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم سیرت پیشوایان مذاہب کی تاریخ ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء مقرر کی گئی تھی۔ مگر رمضان المبارک کی وجہ سے اس تاریخ میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اور اب یوم سیرت پیشوایان مذاہب کے لئے ۳ دسمبر ۱۹۳۹ء کی تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔ احباب کرام آگاہ رہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

چندہ جلسہ سالانہ جلد بھجوایا جائے تاخیر میں سخت حرج ہوگا

جلسہ سالانہ قریب آگیا ہے۔ سامان خورد و نوش کے سودے کئے جا رہے ہیں جس کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اگر روپیہ جلد وصول نہ ہوا تو چیزیں گراں ملنے کے علاوہ تنگ وقت میں اس قدر عظیم الشان جلسہ کے انتظامات میں مشکلات بھی پیدا ہو جائیں گی۔ لہٰذا احباب اور عہدہ داران جماعت اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے جلد تر اپنے اپنے ذمہ کا واجب الادا چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما دیں۔

ناظر بیت المال

خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہیئے کہ مومن مردود ہونا پسند نہیں کرتا۔ مومن ایک ہی بات جانتا ہے۔ وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان و مال خرچ کر کے اس دنیا سے گزر جائے۔ آپ لوگوں کو بھی یہی طریق اختیار کرنا ہوگا۔"

وہ لوگ جنہوں نے سال پنجم کا وعدہ اس وقت تک پورا نہیں کیا۔ اور جن کا اقرار ہے۔ کہ وہ سال کے آخر میں ادا کر دیں گے۔ انہیں معلوم ہو کہ سال کا آخر آگیا۔ اب ڈیڑھ ماہ سے بھی کم عرصہ باقی ہے۔ کیونکہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء وعدوں کے پورا کرنے کی آخری تاریخ ہے۔ پس اپنے وعدہ کی رقم جلد سے جلد پوری کر کے رضاء الٰہی حاصل کریں۔

اگر دوست اپنے وعدہ کی رقم ۲۹ رمضان المبارک تک مرکز میں ساری کی ساری پہونچا دیں۔ تو جہاں تحریک جدید کے مالی سکرٹریوں اور اچھا کام کرنے والوں کی فہرست حضور کی خدمت میں ۲۹ رمضان المبارک کو دعا کے لئے پیش کی جائے گی۔ وہاں اس تاریخ تک اپنے وعدے پورے کرنے والوں کے نام بھی اس فہرست میں درج کر دیئے جائیں گے۔ پس دوستوں کو اپنے وعدے سو فی صدی پورے کرنے کے لئے جد و جہد کرنی چاہیئے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

جنگ کے متعلق ایک مفید ٹریکٹ

شیخ طالع محمد صاحب کوٹ رکن قصور نے ایک ٹریکٹ "ارشادات گرامی" کے نام سے شائع کیا ہے جس میں جنگ کے متعلق ہندوستان کی با اثر ہستیوں کے وہ بیانات درج کئے ہیں۔ جو انہوں نے اہل ہند کو موجودہ جنگ میں حصہ لینے کے متعلق دیئے۔ اس سلسلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد بھی درج کیا گیا ہے۔ جو دوست یہ ٹریکٹ منگوانا چاہیں مندرجہ بالا پتہ سے مفت منگا سکتے ہیں۔ عام لوگوں میں اس کی اشاعت مفید اثرات پیدا کر سکتی ہے۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) میاں غلام محمد صاحب مدرسہ چٹھہ بعارضہ مراق بیمار ہیں۔ (۲) ملک سعید احمد صاحب بی۔ اے کی اہلیہ صاحبہ بھوپال میں بیمار ہیں (۳) شیخ عزیز الرحمن صاحب وزیر آباد بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں (۴) غلام علی صاحب نئی دہلی کی زوجہ اور نومولود لڑکا بیمار ہیں۔ (۵) چودہری محمد شفیع صاحب گھٹیالیاں ایک عرصہ سے بعارضہ دق بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

شکریہ

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور بزرگان کی دعاؤں سے خاکسار کو ڈاکٹری کے آخری امتحان ایل ایس۔ ایم۔ ایف (پنجاب) میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ میری کامیابی کے لئے جن اصحاب نے دعا فرمائی۔ میں ان کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

خاکسار طفیل احمد ڈار قادیان

اعلانات نکاح

(۱) سید محمد اشرف صاحب کے لڑکے سید محمد انور کا نکاح ارشاد بیگم صاحبہ بنت شیخ عبد المجید صاحب مرحوم کے ساتھ دو ہزار روپیہ مہر پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے کراچی میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار سردار حسین شاہ

(۲) ۹ اکتوبر کو میاں عبد العزیز صاحب ولد میاں محمد رمضان صاحب کا نکاح بعوض مبلغ ۵۰۰ روپیہ حق مہر مسماۃ نور بیگم دختر میاں محمد الدین صاحب کے ساتھ پڑھا گیا۔ خاکسار اللہ دتا سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ (۳) چودھری جہتاب الدین صاحب احمدی سب انسپکٹر پولیس تھانہ شرقپور ضلع منٹگمری کی لڑکی نور فاطمہ کا نکاح مہر غلام محمد صاحب کے لڑکے امداد علی صاحب چک $\frac{82}{5-L}$ ضلع منٹگمری سے مبلغ دو ہزار درہم مہر پر یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء کو پڑھا گیا۔ خاکسار محمد ابراہیم سیکرٹری جماعت احمدیہ چک $\frac{6}{11-L}$ ضلع منٹگمری (۴) یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء کو مسماۃ عائشہ بیگم صاحبہ بنت اللہ دین صاحب ساکن موسے والا متصل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح بعوض مبلغ ۵۰۰ روپیہ مہر میاں عبد الحفیظ صاحب ولد میاں اللہ رکھا صاحب ٹھیکیدار سکنہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ پڑھا گیا۔ خاکسار مرزا محمد حسین

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

ولادت

(۱) محمد عبد الجلیل صاحب فیضی حیدر آباد دکن کی لڑکی اختر بیگم صاحبہ کے ہاں ۲۴ اگست لڑکا پیدا ہوا (۲) چودہری محمود احمد صاحب ناصر کلرک این۔ ڈبلیو۔ آر۔ کالا باغ کے ہاں دوسرا لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لطیف احمد نام تجویز فرمایا۔ (۳) محمد امیر صاحب بھاگا بھٹیاں کے ہاں ۴ ستمبر کو لڑکا (۴) میاں سردار خان صاحب امیر جماعت احمدیہ بھاگا بھٹیاں کے لڑکے غلام محمد صاحب کے ہاں لڑکا (۵) عبد الشکور صاحب اجمیر کے ہاں چوتھا لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عبد السمیع نام تجویز فرمایا۔ (۶) منشی فتح محمد صاحب شریا کراچی کے ہاں دوسرا لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لطیف محمد نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

دعائے مغفرت

(۱) سید عبد الرزاق صاحب امام مسجد موضع حاجی پور کا ۲۷ ستمبر ۱۹۳۹ء کو انتقال ہو گیا ہے۔ مرحوم ایک مخلص احمدی تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ (۲) سید غلام حسین صاحب بھوپال کی نواسی امۃ الودود ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو فوت ہو گئی۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۵ رمضان المبارک ۵۸ھ

قادیان میں احرار کی "تبلیغی چوکی" کی حقیقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اپنی صداقت اور حقانیت کے اس قدر اور اتنی اقسام کے دلائل رکھتا ہے۔ کہ کوئی صحیح العقل انسان اس کے سچے ہونے کا انکار نہیں کر سکتا۔ اور اسے انسانوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ سمجھتا ہے۔ لیکن موجودہ زمانہ میں غیر تو الگ ہے۔ خود مسلمان کہلانے والوں کی یہ حالت ہے۔ کہ تعلیم اسلام سے بالکل بے بہرہ ہونے کی وجہ سے ننگِ اسلام بنے ہوئے ہیں۔ اور غیر مسلموں کا نہایت آسان شکار ہیں۔ جو اٹھتا ہے۔ مسلمانوں کو مرتد کر کے اپنے مذہب میں شامل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ آریہ سماجی نہ صرف ہزاروں ملکانے اشدھ کر کے آریہ بنا چکے ہیں۔ بلکہ آئے دن وہ مسلمان مردوں اور خاص کر عورتوں کو اپنے جال میں پھنساتے رہتے ہیں۔ ہر جگہ ان کی شدھی سبھائیں قائم ہیں۔ اور جگہ بجگہ ان کے کارندے اس تلاش میں پھرتے رہتے ہیں۔ کہ کوئی بھولی بھٹکی یا آوارہ گرد عورت یا مرد ملے۔ اور اُسے شدھی سبھا میں پہونچا دیں۔ اس کے بعد بڑی دھوم دھام سے شدھی کی جاتی۔ اور اخباروں میں اعلان کرایا جاتا ہے۔ پھر ماہواری رپورٹیں شائع کی جاتی ہیں۔ جن میں بتایا جاتا ہے۔ کہ فلاں شدھی سبھا نے اس مہینہ میں اتنے مسلمان مردوں اور عورتوں کو شدھ کیا۔

اسی طرح سکھوں اور عیسائیوں کی طرف سے بھی مسلمانوں کو مرتد کرنے کی جد وجہد بڑے زور شور سے جاری ہے اس کے مقابلہ میں ان لوگوں کی جو اپنے آپ کو اسلام کے محافظ قرار دیتے ہیں۔ یہ حالت ہے۔ کہ غیروں میں اسلام کی تبلیغ کرنا تو الگ رہا مسلمان کہلانے والوں کو غیروں کے پنجہ سے بچانے کے لئے بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ یوں تو ان کی ہر قسم کی انجمنیں موجود ہیں۔ تبلیغ اسلام۔ اور حمایت اسلام نام بھی ہیں۔ تبلیغی کانفرنسیں بھی منعقد کی جاتی ہیں۔ اور اسلام کے نام پر لاکھوں روپیہ بھی وصول کیا جاتا ہے۔ لیکن نہ کہیں تبلیغ کی جاتی ہے نہ غیر مسلموں کے اعتراضات کا تحریری یا تقریری رنگ میں جواب دینے کا کوئی انتظام ہے۔ اور نہ اسلام سے مرتد ہونے والوں کو سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے البتہ آپس میں آئے دن سر پھٹول ہوتی رہتی ہے اور ایک دوسرے کو نقصان پہونچانے میں سارا زور صرف کیا جاتا ہے۔

ان لوگوں کی مذہب کے بارے میں لاپرواہی کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ آریوں نے کئی لاکھ روپیہ خرچ کر کے اور کئی ہزار آدمیوں کو قید کرانے کے بعد جب حیدر آباد دکن میں پرچار کرنے کی کھلی آزادی حاصل کر لی۔ اور اس کے متعلق ایسے پروگرام مرتب کرنے شروع کر دیئے جن میں حیدر آباد کی مسلم آبادی پر شدھی کا وار کرنے کی تجاویز درج ہیں۔ تو حیدر آباد کی ہمدردی کے بڑے بڑے دعوے کرنے والوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ اور ان میں سے کسی کو بھی حیدر آباد میں تبلیغ اسلام کرنے کا خیال تک نہیں آیا۔

غرض مسلمان یا تو ہر جگہ مرتد کئے جا رہے ہیں۔ اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بدترین دشمن بنائے جا رہے ہیں۔ یا وہ اسلام سے اس قدر بے بہرہ اور ان کے اعمال اسلام سے اتنے دور ہیں۔ کہ انہیں ننگِ اسلام کہنے میں ذرہ بھر بھی مبالغہ نہیں ہے۔ لیکن اس کی تو نہ کسی کو پرواہ ہے۔ اور نہ فکر۔ البتہ ان لوگوں کے نزدیک جو اپنے آپ کو اسلام کے واحد اجارہ دار بتاتے ہیں۔ قادیان ایک ایسی جگہ ہے جہاں "مسلمانوں کی تبلیغی چوکی" کا قیام ضروری ہے۔ حالانکہ اس زمانہ میں قادیان اور صرف قادیان ہی وہ جگہ ہے۔ جہاں سے اسلام کے جان فروش مجاہد اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کے لئے پہونچے ہوئے ہیں۔ جہاں سے دُنیا کے سامنے اسلام کی صداقت کے نہ صرف عقلی اور نقلی دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے تازہ نشانات دکھائے جاتے ہیں۔ جہاں سے رسُولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کے اظہار کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے اور جہاں سے قرآن کریم کے حقائق اور معارف مشرق و مغرب تک پہونچائے جا رہے ہیں اور مخالفین اسلام کے ہر حملہ کا جواب دینے کے لئے مجاہد تیار بر تیار رہتے ہیں۔

غرض مخالفین اسلام تو قادیان کے نام سے تھرا رہے ہیں۔ آریوں کو متنبہ کیا جا چکا ہے۔ کہ احمدیوں سے کبھی مناظرہ نہ کریں۔ اور عیسائی پیچرو سے کہا جا چکا ہے۔ کہ کسی احمدی سے گفتگو تک نہ کریں۔ لیکن وہ لوگ جن کے نامۂ اعمال میں فتنہ و شرارت کے سوا کچھ نہیں اور جنہیں اپنے افعال اور اعمال کے لحاظ سے اسلام سے کوئی نسبت نہیں ساری دُنیا میں سوائے قادیان کے "تبلیغی چوکی" قائم کرنے کے لئے کوئی جگہ نہیں مل سکی چنانچہ اخبار "شہباز" جسے "ملتِ اسلامیہ کا بے باک ترجمان" ہونے کا دعوےٰ ہے۔ احرار کی ترجمانی کا حق ادا کرتا ہؤا دو بار اس چوکی کے لئے امدادی رقوم بھیجنے کا اعلان کر چکا ہے۔ "شہباز" کے نزدیک "عامۃ المسلمین دین اسلام کی اس تبلیغی چوکی کی طرف امداد کا فیاضانہ ہاتھ بڑھائیں"۔ لیکن جب تمام دُنیا میں احرار کے "دین اسلام" کی اس واحد "تبلیغی چوکی" کے ساتھ "پارچہ بافی کا ایک کارخانہ بھی قائم ہے"۔ اور ادھر "معمولی سی رقم" کے ساتھ اس کا کام خوش اسلوبی سے سرانجام پا سکتا ہے۔ تو کیا پارچہ بافی کے اتنے بڑے کارخانہ سے جس کے سرپرست تمام احرار ہیں۔ معمولی سی رقم بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر ہو سکتی ہے تو ہر کس و ناکس کے سامنے ہاتھ پسارنے کے کیا معنی۔ اور اگر نہیں۔ تو نہ صرف اس کارخانہ کی۔ بلکہ اس تبلیغی چوکی کی حقیقت بھی ظاہر ہے۔

دراصل قادیان کی "معمولی سی اقلیت کی مشکلات" کی داستان۔ تبلیغی چوکی کا ڈھونگ۔ دینی مدرسہ اور پارچہ بافی کا کارخانہ یہ سب وہ ہتھکنڈے ہیں۔ جو احرار کی جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں ناکامی اور نامرادی کے مرثیہ خواں ہیں احرار ان کو چھوڑ کر بھاگ چکے۔ اب کوشش یہ کی جا رہی ہے۔ کہ ان کے ذریعہ "عامۃ المسلمین" سے جو کچھ بٹورا جا سکے۔ بٹور لیا جائے۔

لیکن جب احرار ہزارہا روپیہ انہی بہانوں سے وصول کرنے کے باوجود کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اب کیا ہو سکیگا۔ جھُوٹ آخر جھوٹ ہے۔ اس کے ذریعہ ایک وقت تک تو لوگوں کو دھوکا دیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہمیشہ کے لئے نہیں۔ اور اب جبکہ تمام مسلمانوں پر احرار کی فریبکاری اور دھوکہ بازی ظاہر ہو گئی ہے۔ ممکن نہیں کہ وہ کسی کے پھر دھوکا میں آ سکیں۔

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند روایات

(۱)

سادگی

ڈاکٹر غلام غوث صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لباس بالکل سادہ ہوتا تھا۔ اجنبی شخص مجلس میں آپ کو پہچان نہ سکتا تھا۔

گفتگو کا طریق

حضور علیہ السلام جب کسی کو بلاتے۔ تو نام نہیں لیتے تھے۔ بلکہ مولوی صاحب۔ خان صاحب یا شاہ صاحب وغیرہ کہہ کر پکارا کرتے تھے اور اگر کسی کا عرف معلوم نہ ہوتا تو حضور "میاں" کا لفظ استعمال فرماتے خالی نام نہ لیتے تھے۔

بچوں اور عورتوں پر رحم

ڈاکٹر غلام غوث صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ حضور بچوں کو مارنے کے سخت خلاف تھے جو ماسٹر سکول میں بچوں کو مارتا اسے اول سمجھاتے۔ اگر وہ باز نہ آتا تو اسے سکول سے نکال دیتے۔

حضور عورتوں سے سختی کرنا بھی ہرگز پسند نہ فرماتے تھے۔

چشم پوشی

ڈاکٹر غلام غوث صاحب کی روایت ہے۔ حضور کا یہ معمول تھا کہ ہر روز آٹھ نو بجے کے قریب سیر کو مع احباب تشریف لے جاتے۔ بعض اوقات حضور کی جوتی پر کسی دوست کا پاؤں پڑ جاتا۔ اور جوتی حضور کے پاؤں سے نکل جاتی۔ تو پیچھے دیکھے بغیر پاؤں میں ڈال لیتے۔ کبھی چھڑی کسی کی ٹھوکر سے گر جاتی۔ تو بھی حضور پیچھے مڑ کر نہ دیکھتے۔

عفو کی ایک مثال

زین العابدین صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ حضور جب سفر میں ہوتے تو خرچ کے لئے کچھ روپیہ میرے بڑے بھائی حافظ حامد علی صاحب مرحوم کو جو حضور کے خادم تھے دے دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ پچاس ساٹھ روپیہ ان کو دیا۔ مگر کسی مسجد میں وضو کرتے وقت انہوں نے روپیہ کمر سے کھول کر رکھ دیا پھر نماز پڑھ کر چلے گئے۔ جب حضور کے پاس پہنچے۔ اور حضور نے کسی چیز کے لئے فرمایا۔ کہ بازار سے لے آؤ۔ تو حافظ صاحب نے کمر ٹٹولی۔ اور روپیہ نہ پا کر مسجد کی طرف دوڑے مگر وہاں سے کچھ نہ ملا۔ جب خالی ہاتھ واپس آئے تو حضور نے فرمایا میاں حامد علی کیا وہ چیز لائے ہو عرض کیا حضور اس طرح روپیہ گم ہو گیا ہے۔ حضور نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر فرمایا اچھا یہ چابی لو۔ اور کچھ اور روپیہ نکال لو۔ اس پر حافظ صاحب نے اور روپیہ نکال لیا۔

خدام سے ہمدردی

میاں زین العابدین صاحب نے بیان کیا۔ کہ میری بیوی کو اٹھرا کی بیماری تھی۔ اور چار لڑکے فوت ہو چکے تھے۔ علاج سے فائدہ نہ ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا میاں زین العابدین آپ نے اب تک اطلاع کیوں نہ دی۔ تم تو میاں بیوی چار سال جہنم میں پڑے رہے۔ فوراً مجھے اطلاع دینی چاہیئے تھی۔ پھر فرمایا مولوی نورالدین صاحب سے علاج کراؤ۔ بیماری انشاء اللہ دور ہو جائے گی۔ میں نے عرض کیا حضور میں غریب آدمی ہوں۔ اس قابل نہیں کہ مولوی صاحب کا علاج کرا سکوں فرمایا کیا میرا علاج کرانا چاہتے ہو عرض کیا نہیں حضور۔ فرمایا پھر کیا چاہتے ہو عرض کیا حضور کی دعا چاہتا ہوں۔ اس پر حضور دروازہ میں کھڑے ہو گئے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا شروع کی۔ فرمایا آپ بھی دعا کریں میں بھی دعا کرتا ہوں۔ ظہر کی نماز کے بعد عصر کی اذان تک حضور نے دعا فرمائی۔ اور جتنا وقت دعا کرتے رہے روتے رہے۔ آنسو آپ کی ریش مبارک سے ٹپک کر کرتہ پر پڑتے رہے۔ میں تو تھک کر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا اور دل میں کڑھنے لگا۔ کہ کیوں میں نے حضور کو اس قدر تکلیف دی۔ اگر اولاد نہ ہوتی تو بھی کوئی ہرج نہیں تھا۔ مگر حضور کو اتنی تکلیف ہرگز نہیں دینی چاہیئے تھی۔ حضور نے دعا ختم کی اور فرمایا دعا قبول ہو گئی ہے۔ اس حمل میں لڑکا ہو گا۔ آپ کی بیوی اور بچہ دونوں کی شکلیں مجھے دکھائی گئی ہیں۔

مہمان نوازی

میاں غلام محمد صاحب ثانی سکنہ لاہور نے مجھ سے بیان کیا کہ ۱۸۹۶ء میں لاہور کی ایک تعلیم یافتہ نوجوان پارٹی نے ارادہ کیا کہ مرزا صاحب نے اتنا بڑا دعویٰ کیا ہے انہیں قادیان جا کر دیکھنا چاہیئے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب چودہری شہاب الدین صاحب میاں سعد الدین صاحب وغیرہ قریباً چالیس آدمی روانہ ہوئے۔ بٹالہ جا کر ہم نے ۱۶ یکے کرایہ پر لئے۔ اور چونکہ سارے نوجوان تھے۔ اور حضور کے مرید نہیں تھے۔ راستہ میں حضور کے خلاف بکواس کرتے گئے۔ اور اعتراضات کی بھی ایک لمبی فہرست تیار کر لی۔ جب ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور ایسی خوش اخلاقی سے ملے۔ کہ ہم حیران رہ گئے۔ پھر حضور نے کھڑے ہو کر تقریر فرمائی۔ جس میں ان تمام اعتراضات کا ایک ایک کر کے جواب دے دیا جو ہم نے نوٹ کئے ہوئے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم دوران تقریر میں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر اشارے سے کہنے لگے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ جب تقریر ختم ہوئی۔ تو ہم نے علیحدگی میں غور کرنا شروع کیا۔ بعض نے کہا یہ جادوگر ہیں بعض نے کہا یہ علم النفس کے ماہر ہیں۔ ورنہ ان کو یہاں بیٹھے ہمارے اعتراضات کا کیسے علم ہو گیا۔ لیکن چودھری شہاب الدین صاحب نے کہا یہ اپنے دعوے میں ضرور سچے ہیں میں تو بیعت کرتا ہوں۔ جس کی مرضی ہے۔ میرے ساتھ شامل ہو جائے۔ اور جو شامل نہیں ہونا چاہتا نہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے آگے بڑھ کر بیعت کر لی چند اور احباب نے بھی بیعت کی مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے قبول حق کی توفیق دی مگر بعض لوگ جن کی قسمت میں یہ سعادت نہ تھی محروم رہ گئے۔ اور خالی ہاتھ واپس چلے گئے۔

جب رات ہوئی اور کھانا چنا گیا تو میں حضور کے قریب بیٹھا تھا۔ حضور اپنے آگے سے بوٹی اٹھاتے۔ اور کبھی میرے آگے اور کبھی کسی اور کے آگے رکھ دیتے۔ مجھے یاد ہے جو چیز میرے آگے آتی میرے ساتھی خصوصاً چودھری شہاب الدین صاحب اٹھا لیتے۔ حضرت اقدس اور رکھ دیتے تھے۔

حضور کے ان اخلاق کریمانہ کا ہم پر اس قدر گہرا اثر ہوا۔ کہ ہم حیرت زدہ ہو گئے۔ پھر جب سونے کے لئے چارپائیاں تقسیم کی گئیں تو میرے حصہ میں ایک مضبوط اور بڑی چارپائی آئی۔ میں نے اس پر اپنا بستر رکھ دیا۔ مگر چودھری شہاب الدین صاحب نے میرا بستر اٹھا کر کسی دوسری جگہ رکھ دیا اور چارپائی پر خود قبضہ کر لیا۔ حضور کو جب معلوم ہوا۔ تو تشریف لائے۔ اور فرمایا آپ کی چارپائی؟ میں نے عرض کیا حضور چودھری صاحب نے چھین لی ہے۔

فرمایا۔ آئیے۔ میرے ساتھ میں آپ کو اور چارپائی دیتا ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اندر تشریف لے گئے میں باہر کھڑا رہا۔ جب کافی دیر لگ گئی۔ تو میں حیران ہوا۔ اور آگے بڑھ کر جھانکا۔ تو دیکھا۔ کہ ایک شخص چارپائی بُن رہا ہے۔ اور حضور علیہ السلام دِیا ہاتھ میں لئے اُسے روشنی کر رہے ہیں۔ میں حضور کی اس نوازش کو دیکھ کر بے حد شرمندہ ہوا۔ اور عرض کیا۔ حضور دِیا مجھے پکڑا دیں۔ فرمایا۔ آپ ہمارے مہمان ہیں۔ اور اب تو چارپائی بھی تیار ہو چکی ہے :۔

اللہ! اللہ!! یہ تھے اخلاق خدا کے پیارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے :۔

اللّٰھم صلِّ علٰی محمد وعلٰی عبدک المسیح الموعود و بارک وسلم :۔

اچھے پہلو پر نظر

میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل نے خاکسار سے بیان کیا :۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۹۰۴ء میں "اسلام اور دیگر مذاہب" کے موضوع پر لیکچر دینے کے لئے لاہور تشریف لائے۔ تو چونکہ گرمی کا موسم تھا۔ ہم نے پانی کے لئے مٹی کے کوئے مٹکے لا کر رکھے ہوئے تھے گوجرانوالہ۔ وزیر آباد سیالکوٹ اور امرتسر وغیرہ کے اکثر مہمان اہل و عیال سمیت آئے ہوئے تھے۔ مہمانوں کی اس قدر کثرت تھی۔ کہ مجھے یاد ہے۔ چھتیس ۳۶ سو روٹی ایک وقت میں پکا کرتی تھی۔ ہمارے گھروں کے سامنے دوکانوں کا ایک بازار لگ جاتا۔ مخالف ہزاروں کی تعداد میں ہر وقت کھڑے رہتے۔ اور مولوی ہجوم میں کھڑے ہو کر حضور کو گالیاں دیا کرتے :۔

ایک دن حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے میری والدہ صاحبہ کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ مٹکوں کا پانی پلید ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان میں سے پانی لے کر عورتیں بچوں کو نہلاتی ہیں۔ اور کئی لوگوں کے ہاتھ ان میں پڑتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ مگر ایک عجیب انداز سے فرمایا :۔

"دیکھو تو پانی ٹھنڈا کیسا ہے :"

شریعت کا احترام

مغل صاحب نے بیان کیا۔ کہ کرم دین کے مقدمہ کے دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گورداسپور میں تھے۔ گرمی کا موسم تھا۔ چارپائیاں مکان کی چھت پر بچھائی گئیں۔ حضور جب سونے کے لئے اُوپر تشریف لائے۔ تو دیکھا۔ کہ چھت کے منڈیر اونچے نہیں۔ فرمایا۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جس چھت کے منڈیر اونچے نہ ہوں۔ وہاں سونا نہیں چاہیئے۔ فوراً چارپائیاں نیچے اتار لو۔ چنانچہ حضور ایک کمرہ میں سوئے۔ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور دیگر اصحاب حضور علیہ السلام کو پنکھا کرتے رہے :۔

مخالفین کے گالیوں بھرے خطوط کا وزن

مغل صاحب ہی کا بیان ہے۔ کہ ابھی طاعون شروع نہیں ہوئی تھی۔ کہ ایک دفعہ حضور نے فرمایا۔ ہم نے مخالفین کی گالیوں کے خطوط کا وزن کیا ہے چار من نکلا ہے۔

بچوں سے پیار

مغل صاحب نے بیان کیا۔ میں نے دیکھا۔ بعض اوقات بچے حضور کی جیبوں میں ہاتھ ڈال لیتے تھے۔ اور تلاشی لیتے رہتے۔ اور جب تک وہ نہ چھوڑتے۔ حضور کھڑے رہتے تھے :۔

مغل صاحب نے بیان کیا۔ جب کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی کوئی بات سنانے لگتا۔ تو خواہ کتنا وقت لے لے۔ حضور کبھی نہیں فرماتے تھے۔ کہ اب قصہ ختم کرو۔ مجھے اور بھی کام ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن کا بیان دُنیا کے دُور دراز گوشوں میں

رُوئداد جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ نیروبی

(بذریعہ ہوائی ڈاک)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں آج قبل دوپہر پٹیل برادر ہڈ ہال میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کیا گیا۔ صدر جلسہ مسٹر جی۔ ڈی۔ کھنہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جو محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے کی۔ ایک ہندو دوست مسٹر سریندر ناتھ بی اے نے اپنی لکھی ہوئی نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ جس کا عنوان تھا "حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام حضرت انسان کے نام"

ازاں بعد چوہدری عبدالعزیز صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے "امنِ عالم" کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی :۔

اس کے بعد تین غیر مسلم معززین نے آدھ آدھ گھنٹہ تقریریں کیں۔ جن کا خلاصہ درج ذیل ہے :۔

سردار آتما سنگھ صاحب نے فرمایا۔ خدا کے فرستادوں نے مخلوق کو خدا کی طرف بلایا۔ لیکن اُن کے منکروں نے دُنیا کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ تاہم خدا کے پیاروں کی تعلیم کی روشنی دُنیا سے مٹ نہیں سکی۔ علم النفس کے بڑے بڑے فلاسفر تسلیم کرتے ہیں۔ کہ انسان خواہ کتنا ہی علوم میں ترقی کر جائے۔ پھر بھی مشکلات کے وقت صحیح فیصلہ کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ انبیاء کی ضرورت ہے۔ جو اس کے ظاہری علم کے باوجود مشکل اوقات میں انسان کی راہ نمائی کرتے ہیں۔ انبیاء مُردہ رُوحوں کو زندہ کرتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ یہ تھا۔ کہ عرب کی شراب نوش اور قمار باز قوم کو آپ نے خدا پرست بنا دیا۔ اس کرامت کی مثال دنیا کی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تن تنہا ایسی قوم کو جو تلوار کی دھار سے بدلہ لینے والی تھی۔ محض خدا تعالےٰ کے بھروسہ پر تبلیغ کی۔ آپ نڈر تھے بڑے بڑے بادشاہوں کو پیغام حق پہونچایا اور دُنیا میں خدا کی بندگی سجا لا کر ہمیشہ کے لئے اپنے نام کو منور کر گئے :۔

سردار مہربان سنگھ صاحب نے فرمایا۔ یہ میری بڑی خوش قسمتی ہے۔ کہ مجھے آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کے متعلق کچھ بیان کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ ایسے انسان کے لئے جو اپنی زندگی کو کسی کمال تک پہنچانا چاہتا ہے۔ نہایت ضروری ہے۔ کہ ایسی بے مثال ہستیوں کی زندگی پر غور کرے۔ حضور کی زندگی کا مطالعہ کرکے میں ایک ہلچل اپنے اندر محسوس کرتا ہوں۔ پس جو اثر آپ کے سوانح حیات نے مجھ پر کیا۔ اس میں سے آپ کو کچھ سناتا ہوں۔ آنحضرت کے متعلق بچپن میں میرے خیالات اور تھے۔ اور ان کی بنیاد سُنی سنائی باتوں پر تھی۔ جب حالات کا خود مطالعہ کیا۔ تو اوصافِ حمیدہ کے سوا کچھ نظر نہیں آیا۔ آنحضرت کی زندگی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کی زندگی کے ہر پہلو کو بہتر بنانے کا نمونہ پیش فرمایا ہے شریمتی عائشہ جی نے فرمایا۔ کہ حضور کا چال چلن قرآن تھا۔

۶ کلم ایبیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ خاکسار عبدالغفار مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کارکن تالیف و تصنیف

ہم دیکھتے ہیں کہ جس شخص کا دل زبان اور عمل ایک ہے۔ وہ زندگی کا اعلےٰ نمونہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن دنیا کے سامنے پیش کیا۔ پھر اس پر خود عمل کرکے دکھا دیا۔ حضرت محمد صاحب میں یہ سب سے بھاری وصف یہ تھا۔ کہ جو کچھ انہوں نے کہا وہ کرکے دکھا دیا۔ یہ اصلاح خلق کا بے نظیر طریق تھا۔ جو آپ نے اختیار کیا۔ کہا جا سکتا ہے قرآن خود حضرت محمد صاحب تھے۔ اور حضرت محمد قرآن تھے۔ آپ کے صاحبزادہ ابراہیم کی وفات پر چاند گرہن کو لوگوں نے ان کی وفات کی طرف منسوب کیا۔ لیکن آپ نے فرمایا یہ غلط ہے۔ یہ تو ایک قانون قدرت ہے۔ یہ کس قدر خدا لگتی بات اور صاف گوئی ہے۔ آپ کے پاس ایک مقدمہ یہودی اور قریشی کا پیش ہوا۔ آپ نے فیصلہ یہودی کے حق میں فرمایا۔ یہ کتنا انصاف ہے اور کیا عمدہ اصول اعلےٰ شہری بننے کے لئے ہے۔

جناب پنڈت لکشمی نرائن صاحب شاستری "گردش" جو ایک مشہور ادیب اور شاعر ہیں۔ اور رواداری اور اتحاد کی عمدہ مثال ہیں۔ اور ہمیشہ خوشی کی یوم النبی کے جلسوں میں شرکت کرتے ہیں۔ انہوں نے امسال اپنی تقریر میں فرمایا:۔

"میں حضرت محمد صاحب کے متعلق کچھ سنانا چاہتا ہوں۔ لیکن دل میں کہتا ہوں۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ آپ کس مقام پر تھے۔ اس کو تو وہی سمجھے جس نے کوئی روحانی ترقی کی ہو۔ ہم دنیادار کیا سمجھ سکتے ہیں۔ اس لئے حضور کی روحانیت کا مقام سمجھنے سے قاصر ہوتے ہوئے میں اس کو نظر انداز کرتا ہوں۔ اور دنیاوی زندگی کے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔

(۱) حضور (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کیریکٹر تھا۔ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون۔ مشہور ہے کہ جوانی گناہوں کی نانی ہوا کرتی ہے۔ آپ نے زمانہ جوانی گزارنے کے بعد یہ دعوےٰ پیش فرمایا۔ آپ کے رگ و ریشہ میں صداقت ہی صداقت تھی۔ بڑے بڑے دشمنوں نے عاجز آکر یہی کہا کہ ما جربنا علیک کذباً اور انا لا نکذبک و لکن نکذب ما جئت بہ۔ ملکہ وکٹوریہ نے اعلان کیا تھا۔ کہ ہر ایک کو میری حکومت میں مذہبی آزادی ہے۔ لیکن حضرت محمد صاحب نے ۱۳۰۰ سال قبل فرمایا تھا۔ کہ لا اکراہ فی الدین۔

آپ نے شراب جیسی بری چیز ایک ہی حکم سے دور کر دی جبکہ فرمایا انما الخمر والمیسر والانصاب رجس من عمل الشیطٰن۔ اور شراب موسلا دھار بارش کے پانی کی طرح مدینہ کی گلیوں سے بہہ نکلی۔ آپ کے دشمنوں نے حد درجہ ایذا رسانی کی۔ لیکن آپ کا حوصلہ اور عفو بہت وسیع تھا۔ آپ نے عکرمہ اور ہندہ وغیرہ کو بھی معاف کر دیا:۔

بعض مقامی غیر احمدیوں نے اشتہار شائع کیا تھا۔ کہ مسلمانوں کو اس جلسہ میں شمولیت سے محترز رہنا چاہیئے۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جناب پنڈت صاحب نے فرمایا اسلام کے معنی ہیں حق کے سامنے سر تسلیم خم کرنا۔ حضرت محمد صاحب فرماتے ہیں۔ کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ مگر یہاں چراغ تلے اندھیرا نظر آتا ہے۔ نہ معلوم اپنے آپ کو آنحضرت کے سچے متبع ہونے کے دعویدار اس پر عمل پیرا کیوں نہیں اس فقرہ پر کہ "مسلمانوں کو شامل نہ ہونا چاہیئے"۔ میں نے سخت رنج محسوس کیا ؎

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہ فتوے اور مفتی کس قسم کے ہیں۔ میں ان لوگوں سے گزارش کروں گا کہ چھوکر اپنے کے حملے کرکے اپنے آپ کو دنیا کی ہنسی کا تختۂ مشق نہ بنائیں۔ اگر پھر ایسا کیا گیا تو ہم ایسے اشتہار پر علانیہ تنقید کرکے دکھائیں گے۔ کہ اردو اور شعر خوانی کی کیسی مٹی پلید کی گئی ہے۔

آخر میں خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر تقریر کی۔ نیز محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مجاہد تحریک جدید نے تقریر فرمائی اور جلسہ سوا بارہ بجے بعد دوپہر بخیر و خوبی ختم ہوا:۔

اسی روز شام کے ساڑھے آٹھ بجے مکرمی ملک احمد حسین صاحب نے انگریزی زبان میں ایک تقریر براڈکاسٹ کی۔ جو مشرقی افریقہ میں عمدہ طور پر سنی گئی۔ اور دور دور کے غیر مسلم اور غیر احمدی احباب اس سے محظوظ ہوئے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

خاکسار محمد شریف بی۔ اے

سیکرٹری تبلیغ نیروبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ کشمیر ریلیف فنڈ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین عبادت وہی ہے۔ جس پر مداومت اختیار کی جائے۔ اگر میری جماعت کے دوست ایک پائی فی روپیہ ماہوار چندہ اپنے اوپر لازم کرلیں۔ تو بھی کافی رقم جمع ہو سکتی ہے۔ جو لوگ بارہ چودہ بلکہ بچیس تیس پائی فی روپیہ چندہ دینے کے عادی ہیں۔ ان کے لئے ایک پائی کا اضافہ کوئی بات نہیں۔ اور یہ کوئی بوجھ نہیں کیونکہ وہ عادی ہو چکے ہیں۔ عام طور پر چندہ عام ایک آنہ فی روپیہ یعنی بارہ پائی ادا کیا جاتا ہے۔ پھر چندہ خاص جلسہ سالانہ اور مختلف عارضی تحریکات اس کے علاوہ ہیں۔ اور ان کو ملا لیا جائے تو جماعت کے چندہ کی اوسط ۱۵ پائی فی روپیہ کے قریب ہو جاتی ہے۔ اگر اس میں ایک فی پائی فی روپیہ ماہوار کا اضافہ کر لیا جائے تو کوئی بوجھ نہیں۔"

حضور نے یہ بھی فرمایا:۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مومن کو دنیا میں ہوشیار رہنا چاہیئے۔ وہ کوئی نیکی نہ چھوڑے۔ اور استقلال کے ساتھ سب نیکیاں کرتا رہے۔ اور کبھی یہ خیال نہ کرے۔ کہ میں نے جو کچھ کر لیا ہے وہ کافی ہے۔ مومن کو ہوشیار رہنا اور پھر استقلال دکھانا ضروری ہے"۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات پیش کرکے عرض ہے۔ کہ ہر جماعت کے عہدہ دار اپنی جماعت کے ہر احمدی سے چندہ کشمیر ایک پائی فی روپیہ ماہوار کے حساب سے وصول فرمائیں۔ اور کسی دوست کو بھی اس چندہ سے مستثنیٰ نہ رکھیں۔

جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں وہاں کی سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنی جماعت کی احمدی مستورات سے ماہوار چندہ کشمیر کی وصولی میں پوری سعی فرمائیں:۔

فنانشل سیکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان

78

مُسلمانوں کی ترقی آسمانی مُصلح کی اطاعت کے بغیر ناممکن ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ بیس پچیس سال کے عرصہ میں مسلمانوں کی وحدت اور ترقی کے لئے کئی تجاویز اور تحریکیں مختلف لیڈروں کی طرف سے جاری کی گئیں۔ ہر نئی تحریک کو مسلمانوں نے امید بھری نگاہوں سے دیکھا۔ اور خیال کیا۔ کہ یہ تحریک ان کو پستی اور ذلت سے نکال کر بام عروج تک پہنچا دے گی تحریک خلافت۔ تحریک عدم تعاون اور مسلمانوں اور ان کے علماء کا گاندھی جی کی قیادت کو منظور کرنا۔ اور اپنی کم فہمی سے ان کو اپنا راہنما اور پیشرو ماننا۔ اسی طرح تحریک ہجرت اور سول نافرمانی اور اس کے بعد کئی تحریکیں یکے بعد دیگرے نہ صرف ناکام ہوئیں۔ بلکہ مسلمانوں کے مزید زوال کا موجب بنیں۔

بعض مغربی ممالک خصوصاً روس جرمنی اور اٹلی نے ڈکٹیٹر شپ سے چونکہ بہت جلد ترقی کی ہے۔ اس لئے وہ لوگ بھی جو پہلے جمہوریت کے راگ گاتے تھے اور اسی کو بہترین طرز حکومت خیال کرتے تھے۔ اب ڈکٹیٹر شپ کی تائید کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان کی بیداری اور ترقی کے پیش نظر بعض مسلمانوں میں بھی یہ احساس پیدا ہوا ہے۔ کہ اب ہماری ترقی بھی انہی اصول پر ہو سکتی ہے۔ کہ ہمارا بھی کوئی واجب الاطاعت لیڈر ہو۔ چنانچہ تحریک خاکساران بھی اسی نظریہ کے ماتحت ہے۔ اور عسکری تنظیم مثلاً قواعد۔ پریڈ اور کیمپنگ وغیرہ پر بہت زور دیا جاتا ہے اور جملہ مسلمانوں کو سپاہیانہ زندگی اختیار کرنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک اسلام سپاہیانہ زندگی کا نام ہے۔ علاوہ ازیں خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنے کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔

درحقیقت قوموں کی زندگی اور ان کی جسمانی صحت قائم رکھنے کے لئے مناسب ورزشیں اور دیگر قواعد حفظان صحت پر عمل پیرا ہونا۔ نیز قواعد پریڈ اور فنون حربیہ سے واقفیت ضروری چیزیں ہیں۔ ہمیں اس میں کلام نہیں۔ لیکن مسلمانوں کے تنا مدار ماضی کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا مسلمانوں کی عظیم الشان اور وسیع سلطنتیں محض اسی وجہ سے نابود ہو گئیں۔ کہ ان کے پاس فوجیں نہ تھیں۔ یا ان کی تنظیم نہ تھی۔ ہمارے اس زمانہ کے ہزاروں بلکہ لاکھوں رضاکار اور خاکسار ان کی فوجوں کے سامنے کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ آخر کیا سبب تھا جس کی وجہ سے اتنی وسیع اسلامی سلطنتیں دیکھتے دیکھتے غائب ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں قوموں کے عروج اور زوال کے اسباب بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ زوال کے ذکر میں فرمایا:۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ یعنی اس زوال کا سبب یہ ہوتا ہے کہ وہ قوم اپنی خراب حالت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے انعام کی اہل نہیں رہتی۔ اس لئے وہ انعامات اس سے چھین لئے جاتے ہیں۔ اسی ذکر میں بطور اصل ایک دوسری جگہ فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ یعنی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنے اندر خود تغیر پیدا نہ کرے خصوصاً وہ قومیں جو اپنے تئیں حامل کلام الٰہی خیال کرتی ہیں۔ جب ان کا عمل کلام الٰہی پر نہیں رہتا۔ اور وہ فسق و فجور میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرتی ہیں تو ان کی تنبیہ اور سزا کے لئے دوسری قومیں وقتی طور پر غالب کی جاتی ہیں اور بعض دفعہ بطور عتاب یہاں تک حکم دیا جاتا ہے کہ يَا اَيُّهَا الْكُفَّارُ اقْتُلُوا الْفُجَّارَ۔

قرآن کریم میں نیز احادیث نبویہ میں صراحتاً اس امر کا ذکر بطور پیشگوئی کیا گیا تھا۔ کہ ایک لمبا زمانہ گزرنے پر یہود کی طرح امت مسلمہ کی شان و شوکت بھی بوجہ تفرقہ اور ناپسندیدہ اعمال کے مٹ جائے گی۔ اور مسلمان دنیا میں ذلیل اور رسوا ہو جائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ دوبارہ مسیح موعودؑ کے ذریعے جو امت محمدیہ کے لئے حکم و عدل ہوگا۔ مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع کرے گا۔ اور اسی کے ذریعہ مسلمانوں کا اندرونی تفرقہ دور ہوگا۔ نیز وہی ایمان کو ثریا سے واپس لاکر دوبارہ زمین پر قائم کرے گا۔ اسی مرد خدا کے مسیحائی نفخ سے ایمانی اور عملی حالتیں درست ہوں گی۔ اور اسی کے طفیل مسلمان دنیا میں دوبارہ عروج حاصل کریں گے۔ لیکن جب تک وہ مسیح موعودؑ کو قبول نہ کریں گے اس وقت تک کبھی عزت کا منہ نہ دیکھیں گے موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اپنا رحمت کا ہاتھ بڑھایا۔ اور عین ضرورت کے وقت اپنے برگزیدہ مسیح موعودؑ کو مبعوث کیا۔ لوگ ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ کے انتخاب پر معترض چلے آتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر بھی لوگوں نے یہی اعتراض کیا لولا نزل هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ۔ کہ کیوں یہ قرآن کسی بڑے آدمی پر نازل نہیں کیا گیا۔ وہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس منصب جلیلہ کے اہل نہ سمجھتے تھے لیکن یہ خدا کی اپنی تقسیم اور اس کا اپنا انتخاب ہوتا ہے۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ۔

اب مسلمانوں کی سعادت اور بہتری اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مرسل اور اس کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کریں۔ اب اسلام کی ترقی کے لئے علیحدہ تحریکیں اور تنظیمیں قطعاً لاحاصل ہیں۔ اب ہمارے لئے اپنے تجویز کردہ پروگراموں کی ضرورت نہیں۔ اس زمانہ میں سب سے بہتر راہنمائی وہی ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے تجویز فرمائی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک میں جب اصلاحی انجمنیں قائم ہوئیں۔ انجمن حمایت اسلام یا ندوۃ العلماء وغیرہ تو حضور نے ان انجمنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان کے اسلامی حمایت کے دعوے کسی قدر قابل قبول ہو سکتے۔ لیکن اب یہ لوگ خدا کے الزام کے نیچے ہیں۔ کہ حمایت کا دعوےٰ کرکے جب آسمان سے ستارہ نکلا۔ تو سب سے پہلے منکر ہو گئے۔ اب وہ اس خدا کو کیا جواب دیں گے۔ جس نے عین وقت پر مجھے بھیجا۔" (کشتی نوح ص)

پس اب اسلام کی ترقی اسی میں ہے کہ سب لوگ خدا کے ہو کر اس کے مسیح پاک کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں اور سب چھوٹے بڑے امیر و غریب ایک ہاتھ پر جمع ہو جائیں۔

"اس زمانہ میں ایمانی مال کے بچانے کے لئے محفوظ جگہ یہ ہے۔ کہ اسلام کی خوبیوں کا علم ہو۔ اسلام کی قوت روحانی کا علم ہو۔ اسلام کے زندہ معجزات کا علم ہو۔ اور اس شخص کا علم ہو جو اسلامی بھیڑوں کیلئے بطور گلہ بان مقرر کیا جائے۔ کیونکہ یہ ایمانی بھیڑیا اب تک زندہ ہے وہ مرا نہیں ہے۔ وہ جس بھیڑ کو اس کے چرانے والے سے دور دیکھے گا وہ ضرور اس کو لے جائیگا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم آخری صفحہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اپنی کتاب دعوۃ الامیر میں ارقام فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی اس حالت کو دور کرنے کے لئے اور اسلام کو مصیبت سے بچانے کے لئے صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ مسیح موعودؑ کو قبول کیا جائے اور اس کے دامن سے اپنے آپکو وابستہ کیا جائے بغیر اس کے سایہ میں آنے کے ترقی کا کوئی راستہ ہے۔ اب تلوار کا جہاد اسلام کیلئے مفید نہیں ہو سکتا جب تک ایمان درست نہ ہوں گے۔ اسلام کا صحیح مفہوم لوگ نہ سمجھیں گے اور پھر خدا کی رسی کو سب کے سب مضبوط کر کے نہ پکڑ لیں گے۔ اور اسلام کی ترقی کے سامان پیدا نہیں ہو سکتے۔ دنیا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا تھا کہ آپ نے نعوذ باللہ تلوار کے ساتھ اسلام کی اشاعت کی تھی۔

ورنہ دل پر اثر کرنے والے دلائل آپ کے پاس موجود نہ تھے۔ اور خود مسلمان اس اعتراض کی تائید کرتے تھے۔ اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ اس اعتراض کو اپنے رسول پر سے دور کرے اور اس نے اس غرض سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ایک شخص کو مسیح کرکے بھیجا تا اس کے ذریعے سے براہین اور دلائل کی تلوار سے دشمن کو مغلوب کرے۔ اور اسلام کو غالب تا دنیا کو معلوم ہو۔ کہ جو کام ایک خادم کر سکتا ہے۔ آقا اس کو بدرجہ اولیٰ کر سکتا تھا۔ اب اس ذریعے کے سوا اسلام کی مدد کا اور کوئی طریق نہیں خدا چاہتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو آپ کی غلامی میں لا کر داخل کرے اور اس کا ایک ہی طریق ہے۔ کہ اس سچے اسلام کو جو مسیح موعودؑ لایا ہے۔ اس صحیح طریق سے جو مسیح موعودؑ نے بتایا ہے۔ اس خالص ایمان کے ساتھ جو مسیح موعودؑ نے دلوں میں پیدا کیا ہے۔ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے اور بھولے بھٹکوں کو راہ پر لایا جائے۔ اگر خدا تعالیٰ کا منشا ہوتا۔ کہ کسی اور ذریعے سے اسلام کو ترقی دے تو وہ پہلے سب راستوں کو بند کیوں کرتا؟

پس مسیح موعودؑ سے دور رہنا گویا اسلام کی ترقی میں روک پیدا کرنا ہے۔ اور دشمنوں کو موقع دینا ہے۔ کہ وہ رسول پاک پر حملہ کریں۔ اور آپ کی عزت پر تیر اندازی کریں۔ جسے کوئی باغیرت مسلمان نہیں کر سکتا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ امت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جس کے ایک طرف میں ہوں۔ اور دوسری طرف مسیح موعودؑ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسی شخص کا ایمان محفوظ رہ سکتا ہے۔ جو ان دونوں دیواروں کے اندر آ جائے۔ پس مسیح موعودؑ کے نازل ہو جانے کے بعد جو اس پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ خدا کی حفاظت سے باہر ہے۔ اور جو مسیح موعودؑ کے راستے میں روک بنتا ہے۔ وہ درحقیقت اسلام کا دشمن ہے۔ اور اسلام کی ترقی اس کو نہیں بھاتی۔ ورنہ وہ اس دیوار کے قائم ہونے میں کیوں روک ڈالتا جس کے ذریعہ سے اسلام نے محفوظ ہونا تھا وہ خدا کے قہر کی تلوار کی زد کے نیچے ہے۔ بہتر ہوتا۔ کہ اس کی ماں اس کو نہ جنتی۔ اور وہ مٹی رہتا اس نحس دن کو نہ دیکھتا۔"

(دعوۃ الامیر صفحہ ۲۷۸)

ہماری آخری درخواست قرآن کریم کے پاک الفاظ میں یہ ہے۔ کہ یٰقَوْمَنَا اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰہِ وَاٰمِنُوْا بِہٖ یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ وَیُجِرْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ۔ وَمَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ وَلَیْسَ لَہٗ مِنْ دُوْنِہٖ اَوْلِیَآءُ۔ اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔

خاکسار ڈاکٹر کریم الدین میڈیکل آفیسر
میانہ گوندل ضلع گجرات

خلافت جوبلی فنڈ میں سو فیصدی وعدہ پورا کرنے والوں کی فہرست

(۳)

خلافت جوبلی فنڈ میں جن احباب نے اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر دیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

جن اصحاب نے اپنا چندہ جوبلی فنڈ ابھی تک ادا نہیں کیا۔ یا پورا ادا نہیں کیا۔ انہیں چاہئے۔ کہ وہ بہت جلد اپنے ذمہ کا واجب الادا چندہ جوبلی ادا کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔

پیر اکبر علی صاحب ایم۔ ایل۔ اے فیروزپور	۱۰۰۰/۰
خان صاحب شیخ نعمت اللہ صاحب کوٹری سندھ	۱۰۰۰/۰
چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار چک ۶/۱۱ ضلع منٹگمری	۱۰۰۰/۰
ملک غلام رسول صاحب شوق ایم۔ اے لاہور	۱۰۰۰/۰
ملک صاحب خان صاحب نون ڈپٹی کمشنر جھنگ	۲۰۰۰/۰
مسٹر محمود الحسن صاحب آئی۔ سی۔ ایس مدراس	۱۰۰۰/۰
خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب ڈھاکہ	۱۰۰۰/۰
میاں غلام محمد صاحب کلکتہ والا بمبئی	۱۰۰۰/۰
ڈاکٹر نواب احمد صاحب قریشی مظفر گڑھ	۵۰۰/۰
ملک محمد اسمٰعیل صاحب پٹنہ	۵۰۰/۰
ڈاکٹر محمد سعید صاحب محبوب میڈیکو سجے پور	۱۰۰۰/۰

(باقی) ناظر بیت المال قادیان

اہم ملکی واقعات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب اسمبلی میں جہیز بل

پنجاب اسمبلی کا سرمائی سیشن لاہور میں ۲۴۔ اکتوبر سے شروع ہونے والا ہے۔ ایک ہندو ممبر اس میں ایک جہیز بل پیش کر رہے ہیں۔ جو فی الحال صرف ہندوؤں اور سکھوں پر حاوی ہوگا۔ لیکن اگر حکومت چاہے تو اسمبلی کی منظوری سے اسے دوسری اقوام پر بھی نافذ کر سکتی ہے۔ اس کے رو سے کسی شخص کو لڑکی کی منگنی کے موقع پر ۳۱ روپیہ سے زیادہ اور شادی کے موقع پر جہیز وغیرہ کے طور پر ۱۹۷ روپیہ سے زیادہ خرچ کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ لڑکی کی شادی کے بعد ایک سال کے اندر وہ اسے پچاس روپیہ سے زیادہ مالیت کا سامان وغیرہ نہ دے سکے گا۔ اور آئندہ سالوں میں پندرہ روپیہ سالانہ سے زیادہ کا۔ جو شخص اس سے زیادہ جہیز وصول کرے گا۔ اسے تین ماہ قید محض اور دو ہزار روپیہ تک سزائے جرمانہ دی جا سکے گی۔ البتہ کسی عورت کو سزائے قید نہیں دی جا سکے گی۔ جو شخص کسی کو جہیز کی پیشکش کرے۔ یا اسے لینے کی ترغیب دے گا۔ اسے ایک ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ تک جرمانہ کی سزا دی جا سکے گی۔ جو لوگ صوبہ سے باہر جا کر شادی کریں گے۔ وہ بھی اس قانون سے مستثنیٰ نہیں سمجھے جائیں گے۔ جب تک کوئی شخص ایسی شکایت کے ساتھ پچاس روپیہ بطور ضمانت جمع نہ کرائے گا۔ کوئی عدالت ایسا مقدمہ نہیں سنے گی۔ ایسی درخواست کے موصول ہونے پر ملزم کو موقعہ دیا جائے گا۔ کہ وہ ثابت کر سکے کہ اس کے خلاف مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا۔ اس قانون میں شادی کا مطلب مرد و عورت میں ازدواجی تعلقات کا قیام ہوگا۔ خواہ وہ کسی قانون کے رو سے ہو۔

دیہاتی پنچائتیں اور پنچایت افسر

لاہور سے ۱۵۔ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں وزیر پبلک ورکس نے پنجاب کے پنچایت افسروں کے سامنے تقریر کی جس میں پنچائتوں کی تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس ملک میں یہ سسٹم قدیم زمانہ سے چلا آتا ہے۔ ہر نئی حکومت چونکہ اپنے نظام کو مرکزی حیثیت دینا ضروری سمجھتی ہے۔ اس لئے برطانوی حکومت کی آمد کے ساتھ ہی یہ سسٹم بند ہو گیا۔ جنگ عظیم کے بعد یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ اس سسٹم کو پھر زندہ کیا جائے۔ چنانچہ ۱۹۳۱ء میں دیہاتی پنچایت کا قانون منظور ہوا۔ مگر وہ صرف پنچایت کے ایک جزو پر حاوی تھا۔ موجودہ وزارت نے پنچائتوں کے وسیع پیمانہ پر نشو و ارتقا کا پروگرام مرتب کیا ہے۔ ہمارا مقصد پنجاب کے دیہات میں نیا نظام قائم کرنا ہے۔ زمینداروں کو مشکلات سے نجات دلانا۔ ان کی پست ذہنیت میں تبدیلی پیدا کرکے ان کو یہ بتانا ہے۔ کہ وہ اپنی قسمت کے آپ بنانے والے ہیں۔ پنچایت افسروں کا فرض ہے۔ کہ زمینداروں کو بتائیں۔ کہ انہیں اپنی ذمہ واریوں کو پورا کرنا اور اپنے اختیارات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔ پنچایت افسروں کا کام دھڑا بندیوں کا انسداد۔ زمینداروں کی تعلیم۔ دیہاتی مکانات کی اصلاح۔ جرائم کا بیخ کنی مویشیوں کی دیکھ بھال غرضیکہ دیہاتی زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہونا چاہئے۔

صدر کانگرس کا خط صدر مسلم لیگ کے نام اور اس کا جواب

کانگرسی صوبوں میں مسلمانوں کو جو شکایات ہیں۔ ان کے متعلق مسٹر جناح اور بابو راجندر پرشاد صدر آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے مابین جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ اسے مسٹر جناح نے ۱۳۔ اکتوبر کو دہلی سے شائع کر دیا ہے۔ بابو صاحب موصوف نے ۱۵۔ اکتوبر کو مسٹر جناح کو لکھا۔ کہ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس دہلی نے ایک قرارداد منظور کی تھی۔ کہ کانگرسی حکومتوں کے ماتحت مسلمانوں کی زندگی عزت۔ جائیدادیں۔ اور آزادی خطرے میں ہے یہاں تک کہ مسلمان اپنے مذہبی حقوق تک بھی ادا نہیں کر سکتے۔ اور اپنے تمدن پر کاربند نہیں رہ سکتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم غیر ملکی واقعات

ترکی اور روس کا معاہدہ

روس اور ترکی کے مابین ایک جدید معاہدہ کی خبر شائع ہو چکی ہے۔ لیکن تا حال اس کی تفاصیل نہیں آئیں۔ مجملاً اس وقت تک اس کے متعلق جو کچھ شائع ہوا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ترکی نے روس سے بلقانی ریاستوں کی حفاظت کا اقرار لے کر یہ اقرار کر لیا ہے۔ کہ درہ دانیال کو غیر ملکی جہازوں کے لئے کھولا نہیں جائے گا۔ اور اس کے ساتھ روس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ موجودہ جنگ میں جرمنی کی فوجی امداد نہیں کرے گا۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے۔ کہ اس معاہدہ کی کوئی دفعہ اتحادیوں کے ساتھ ترکی کے معاہدہ کی کسی دفعہ کے متضاد نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر بلقانی ریاستوں پر روس یا جرمنی کی طرف سے حملہ کیا جائے۔ تو یہ گویا ترکی پر حملہ کا پیش خیمہ ہو گا۔ البانیہ پر اطالوی قبضہ اور جزائر ڈوڈیکانیز میں اٹلی کی فوجی تیاریاں چونکہ اس کے لئے بھی اطالوی حملہ کا خطرہ پیش کر رہی تھیں۔ اس لئے ترکی نے برطانیہ اور فرانس کے ساتھ معاہدہ کر کے اپنی حفاظت کا انتظام کر لیا تھا۔ لیکن جرمنی اور روس میں پولینڈ کی تقسیم کے بعد بلقانی ریاستوں کے لئے شمال مشرق کی طرف سے ایک اور خطرہ کا دروازہ کھل گیا تھا۔ اور اس کے انسداد کے لئے ترکی کو پھر ایک بار روس سے گفت و شنید کرنی پڑی۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ روس نہ صرف یہ کہ خود ان پر حملہ نہیں کرے گا۔ بلکہ جرمنی کو بھی ایسا نہیں کرنے دے گا۔ باقی رہا درہ دانیال کی بندش کا سوال۔ اس کے متعلق یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہئے۔ کہ اتحادیوں کو اس درہ سے استفادہ کی ضرورت اس صورت میں پیش آ سکتی ہے۔ کہ روس یا جرمنی کی طرف سے بلغاریہ یا رومانیہ پر حملہ ہو۔ اور وہ ان سے امداد کے خواہاں ہوں۔ ایسی حالت میں امداد بحیرہ اسود کے ذریعہ ہی ان تک پہنچ سکتی ہے۔ اس کے سوا کوئی ذریعہ نہیں۔ اور اس بحیرہ پر پہنچنے کے لئے درۂ دانیال میں سے گذرنا ناگزیر ہے۔ لیکن اگر روس جرمنی کا حلیف نہ بنے۔ نہ ہی خود بلقانی ریاستوں پر حملہ کرے اور نہ جرمنی کو ایسا کرنے دے۔ تو پھر اتحادیوں کا بحیرۂ اسود میں کوئی کام ہی نہیں۔ اور نہ ہی درۂ دانیال میں سے گذرنے کا کوئی موقعہ پیدا ہوتا ہے۔ اندریں حالات ترکی کا یہ معاہدہ نہایت سیاسی دانشمندی اور تدبر پر مبنی سمجھا جا رہا ہے۔

برطانوی مدبرین کی طرف سے کانگرس کے مطالبہ کی تائید

۱۲- اکتوبر ہاؤس آف کامنز میں بحث کے دوران میں لیبر پارٹی کے بعض ممبروں نے ہندوستان کے متعلق کانگرس کے مطالبہ کا ذکر کیا۔ ایک ممبر نے کہا۔ ہم ہٹلر کی پیشکش ہرگز قبول نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر ہم نے جنگ کے بارہ میں اپنا منشا ظاہر کئے بغیر اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ تو یہ سخت حماقت ہو گی۔ اگر ہم جمہوریت اور آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں۔ تو ہمیں ہندوستان کا بھی اتنا ہی خیال رکھنا پڑے گا۔ جتنا پولینڈ کا۔ ایک اور ممبر نے کہا کہ اگر ہم جمہوریت کے حامی ہیں۔ تو ہمیں ہندوستان میں بھی اسی طرح جمہوریت کی حمایت کرنی چاہئے۔ جیسے جرمنی میں۔ ہمیں اپنے گھر کو ٹھیک کر کے جرمن عوام کے دل تک پہنچنا چاہئے اگر ہم اس وقت ہندوستان کے لوگوں سے یہ کہہ سکیں کہ ہم ہندوستان میں جمہوریت رائج کر دیں گے۔ تو ہم جمہوریت قائم کرنے میں وہ کام کر سکیں گے۔ جو اسلحہ سے ناممکن ہے۔ برطانوی پریس بھی اس مطالبہ کی تائید کر رہا ہے۔ چنانچہ رینلڈ نیوز میں مشہور لیبر لیڈر مسٹر بریلسفورڈ نے لکھا ہے کہ اگر برطانیہ ہندوستان کے مطالبات منظور کرے تو تمام دنیا میں اس کا زبردست اخلاقی اثر قائم ہو جائے گا۔ ڈیلی ہیرلڈ نے لکھا ہے۔ کہ برٹش گورنمنٹ کو چاہئے۔ کہ مرکزی اسمبلی میں ہندوستان کے منتخب شدہ ممبروں کو مکمل ذمہ داری عطا کر دے۔ گذشتہ جنگ میں ہندوستان نے ہمارے لئے جو قربانیاں دیں۔ ہم ابھی تک ان کا معاوضہ نہیں دے سکے نیشن نے لکھا ہے۔ کہ جمہوریت کی خاطر لڑائی کرنے کے متعلق ہم جو وعدے کر رہے ہیں۔ ان کی تصدیق کے لئے ہندوستان ایک معیار ہے۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں کوئی تبدیلی کئے بغیر ہندوستانیوں کو مرکز میں ذمہ واری دی جا سکتی ہے۔

اور آپ نے حال میں پنڈت نہرو صاحب سے بھی یہ شکایت کی ہے۔ میری رائے میں یہ الزامات بے بنیاد اور غلط فہمی پر مبنی ہیں۔ اور غلط اطلاعات کا نتیجہ ہیں۔ میں نے متعلقہ حکومتوں سے اس کے متعلق دریافت کیا ہے۔ اور سب نے اس کی تردید کی ہے ہم چاہتے ہیں۔ کہ ان الزامات کی تحقیقات کسی غیر جانبدار کمیٹی سے کرائی جائے۔ اور فی الحال بطور تجربہ صرف ایک مثال کو لے کر ہندوستان کی بلند ترین جوڈیشل شخصیت یعنی سر مورس گائر چیف جسٹس فیڈرل کورٹ کے سامنے پیش کر دی جائے۔ میں کانگرس کی ورکنگ کمیٹی میں اس معاملہ کو پیش کر کے اس مطالبہ کی ایک قرارداد منظور کر دوں گا۔ آپ اپنے عندیہ سے مطلع کریں۔

اس کے جواب میں مسٹر جناح نے لکھا۔ کہ اب میں یہ معاملہ وائسرائے ہند کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں۔ انہیں نیز صوبجاتی گورنروں کو اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے انڈیا ایکٹ میں خاص اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اس لئے میں نے ان سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ فوری طور پر اس معاملہ کی طرف متوجہ ہوں۔ اب وہی ان شکایات کا فیصلہ کر سکیں گے۔ اور وہی اس کے لئے موزون ترین ہیں۔ کیونکہ اگر مسلمانوں کی شکایات درست ثابت ہوئیں۔ تو ان کے ازالہ کا اختیار انہی کو حاصل ہے۔ اس لئے اس موضوع پر میں مزید بحث کرنے سے معذور ہوں۔

بہار اسمبلی میں مطالبہ آزادی کا ریزولیوشن

۱۴- اکتوبر کو بہار اسمبلی میں وزیر اعظم کی طرف سے ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا جس کا ملخص یہ ہے۔ کہ یہ اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے۔ کہ وہ حکومت ہند اور اس کی وساطت سے برطانوی حکومت پر یہ امر واضح کر دے۔ کہ موجودہ جنگ میں ہندوستانیوں کا تعاون حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ یہاں بھی جمہوری اصول نافذ کئے جائیں۔ اور اس پالیسی کی رہنمائی ہندوستانیوں کے سپرد ہو۔ اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے حکومت برطانیہ اعلان کر دے کہ اس نے ہندوستان کو ایک آزاد قوم سمجھنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس ریزولیوشن کو پیش کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ ہندوستان صرف برطانیہ کے اشارہ کا منتظر ہے۔ اشارہ پاتے ہی لاکھوں نوجوان اپنی جانیں لڑا دینے کے لئے میدان جنگ میں کود پڑیں گے۔ ایک مسلمان ممبر نے اس میں ترمیم پیش کرتے ہوئے کہا کہ آزاد ہندوستان کی کانسٹی ٹیوشن مرتب کرنے کے لئے مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کی منظوری لینی ضروری قرار دی جائے۔ کیونکہ صحیح آزادی وہی ہے جو سب اقوام کے لئے ہو۔ جب تک اکثریت اقلیت کو دباتی رہیگی۔ آزادی کا خیال کبھی عملی جامہ نہیں پہن سکتا۔ مگر یہ ترمیم ۳۰ کے مقابلہ میں ۷۹ آراء کے خلاف ہونے کی وجہ سے نامنظور ہو گئی۔ آخر اصل ریزولیوشن ۴ کے مقابلہ

دلروز رجسٹرڈ
علم الجراحت میں حیرت انگیز اضافہ
لاہوری ناسور
ہر قسم کے ناسور۔ داد۔ چنبل۔ کُنٹ خنازیر۔ ناسور
بھگندر۔ بھیرالی۔ سلی۔ بلگٹی۔ طاعون۔
کان اور ناک کی اندرونی و بیرونی
پھنسیاں۔ منہ پہاسے۔ چھیڈیاں۔ درد گردہ
دانت درد۔ بیر۔ اور دیگر اعضائی درد و دیگر زہریلے
جانوروں کے ڈسنے اور کاٹنے کا اکسیر بے ضرر اور شرطیہ علاج ہے۔
قیمت فی شیشی ۱۲ عہ ۸ محصولڈاک بذمہ خریدار
ہر مشہور دوا فروش سے مل سکتی ہے
المشتہر
حکیم طاہر الدین اینڈ سنز ڈلر ز ویلا دواخانہ بیرون اکبری دروازہ لاہور

غیر احمدی کو تحفہ

اگر آپ دینا چاہیں تو ایک کتاب "قول سدید" منگوا لیجئے۔ تبلیغ کے واسطے اس سے زیادہ دلچسپ کتاب آپ کی نظر سے ہرگز نہ گذری ہو گی۔ قیمت تین روپیہ کے بجائے ۱۲ صرف تھوڑی سی باقی ہیں۔ اس لئے آج ہی ایگن کالج ایلگن روڈ دہلی سے منگوا لیجئے